42464 ـ كيا اعمال صالحہ كرنے كے ليے دنيا ميں واپس آنا ممكن ہے ؟

سوال

ميرى بہن مررہى ہے، اور ميرے خيال ميں وہ آئندہ ماہ تك زندہ نہيں رہے گى, واللہ اعلم، اسنے اپنى زندگى ميں بہت كچھ كيا ہے جس پر اب وہ نادم بھى ہے اور اس سے توبہ بھى كر چكى ہے، اور ہميشہ وہ يہ تمنا كرتى ہے كہ وہ وقت آئے كہ اپنے كيے كو صحيح كر سكے، وہ اپنى موت سے قبل چند ايك اشياء جاننا چاہتى ہے:
اس وجہ سے كہ اللہ تعالى جن پررحم كرتا اور انہيں جنت ميں داخل كرتا ہے انہيں وہ جو چاہيں عطا كرتا ہے، اور ان كے مطالبات پورى ہوتے ہيں، تو كيا اگر وہ يہ مطالبہ كريں كہ وہ ماضى كى طرف پلٹ كر اپنے ماضى كو درست كرليں اور اپنى غلطيوں كو صحيح كرليں اگرچہ جنت ميں ہى تو ان كا يہ مطالہ پورا ہو گا ؟
اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے كہ:
" اس نے اپنے بندوں كے ليے جنت ميں وہ كچھ تيار كيا ہے جو كسى آنكھ نے ديكھا تك نہيں، اور كسى كان نے سنا تك نہيں، اور نہ ہى كسى انسان كے دل ميں اس كا كھٹكا تك ہوا ہے"
تو كيا اللہ تعالى جنتيوں كو ہر وہ چيز عطا كرے گا جو ان كے دل ميں آئے گى، اور اسے وہ دنيا ميں حاصل نہ كرسكے ہونگے، اور خاص كرجو كچھ ميرى بہن كا مطالبہ ہے ؟ گزارش ہے كہ جواب جلد ديں، اس ليے كہ ميرےخيال ميں وہ چند ہفتوں سے زيادہ زندہ نہيں رہے گى. واللہ اعلم ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالى آپ پر رحم كرے آپ كے علم ميں ہونا چاہيے كہ عمريں اور موت اللہ سبحانہ وتعالى كے ہاتھ ميں ہيں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور ہر مقرر كردہ وعدے كى ايك لكھت ہے الرعد (38).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور كوئى نفس يہ نہيں جانتا كہ وہ كونسى زمين ميں فوت ہوگا لقمان (3).

اور انسان کے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ اس کے علم میں یہ آجائے کہ وہ کب فوت ہوگا، یہ تو صرف گمان ہیں جو بعض اوقات سچے ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات جھوٹے.

اور بیماری کا یہ معنی نہیں کہ یہ شخص جلد مر جائےگا، جس طرح نوجوانی اور طاقت کا معنی یہ نہیں کہ یہ شخص بہت زیادہ عرصے تك زندہ رہے گا.

کتنے ہی ایسے بیمار ہیں جن کے بارہ میں لوگوں کو توقع تھی کہ وہ عنقریب مر جائےگا، لیکن وہ ایك لمبا عرصہ زندہ رہا، اور کتنے ہی صحیح اور صحت مند شخص ہیں جنہیں اچانك موت آگئی.

ایك شاعر نے کیا ہی خوب اور سچ کہا ہےکہ:

تقوی کا توشہ تیار کرلو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ رات ہونے کے بعد تم فجر تك زندہ بھی رہ سکو گے کہ نہیں.

کتنے ہی نوجوان ہیں جو صبح و شام ہنستے اورمسکراتے پھرتے ہیں، حالانکہ ان کے کفن تیار ہو چکے ہیں اور انہیں علم ہی نہیں.

اور کتنے ہی بچے ہیں جن کی لمبی عمر کی امید رکھی جاتی ہے، لیکن ان کے جسم قبرکی اندھیر کوٹھری میں داخل کیے جاچکے ہیں.

اور کتنی ہی دلہنیں ایسی ہیں جو ان کے خاوندوں کے لیے تیار کی گئیں اور ان کی روحیں قدر والی رات میں ہی قبض کر لی گئیں.

اور کتنے ہی تندرست و توانا بغیر کسی بیماری کے مرگئے، اورکتنے ہی مریض ایسے ہیں جو ایك لمبی مدت تك زندہ رہے.

مومن شخص سے تو یہی مطلوب ہے کہ وہ ہر وقت توبہ اور اعمال صالحہ کے ساتھ موت کی تیاری رکھے.

ابن ماجۃ رحمہ اللہ تعالی نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو ایك انصاری شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اورسلام کرنے کے بعد کہنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کونسا مومن افضل ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ان ميں سے سب سے اچھے اخلاق كامالك.

اس انصارى نے دريافت كيا: كونسا مومن دانا اور عقلمند ہے؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ان ميں سے سب سے زيادہ موت كو ياد كرنے والا، اور ان ميں سب سے بہتر وہ ہے جو موت كے بعد كى تيارى كرے، يہى عقلمند ہيں"

سنن ابن ماجۃ حديث نمبر (4259) عراقى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں: اس كى سند جيد ہے. اھـ

اورعلامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابن ماجۃ ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

اللہ تبارك وتعالى كا شكر ہے كہ اس نے آپ كى بہن كو اپنےكيے پر توبہ اور ندامت كى توفيق بخشى ہے.

اور ہم اسے خوشخبرى ديتے ہيں كہ اگر وہ اپنى توبہ ميں سچى ہوئى تو اللہ تعالى اس كى توبہ قبول فرمائےگا، اور اس كى برائياں نيكيوں اور حسنات ميں بدل دےگا.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

سوائےان لوگوں كے جو توبہ كريں اور ايمان لائيں اور نيك كام كريں، ايسے لوگوں كے گناہوں كو اللہ تعالى نيكيوں ميں بدل ديتا ہے، اللہ تعالى بخشنے والا رحم كرنے والا ہے الفرقان (70).

آپ سوال نمبر (14289) كا جواب ضرور ديكھيں.

دوم:

جب مومن جنت ميں داخل ہوگا تو اللہ تعالى اسے ہر وہ چيز عطا كرے گا جس كى مومن كو تمنا ہوگى، بلكہ اسے اس كى تمنا سے بھى زيادہ عطا كيا جائےگا.

فرمان بارى تعالى ہے:

ان كى چاروں طرف سے سونے كى ركابياں اور سونے كے گلاسوں كا دور چلايا جائےگا، ان كے جى جس چيز كى خواہش كرينگے اور جس سے ان كى آنكھيں لذت پائيں، سب وہاں ہوگا، تم اس ميں ہميشہ رہوگےالزخرف (71).

اور امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے ابو ہريرہ اور ابو سعيد رضى اللہ تعالى عنہما سے ايك لمبى حديث روايت كى ہے

جسمیں آخری جنتی کے جنت میں داخل ہونے کا بیان ہے کہ اللہ تعالی اسے فرمائےگا:

" خواہش اورتمنا کرو، تو وہ تمنا اور خواہش کرےگا، حتی کہ اس کی خواہش ہی ختم ہو جائےگی، تو اللہ عزوجل فرمائےگا:

" اس اس طرح، اور اس کا رب اسے یاد دہانی کرانے لگےگا، حتی کہ جب اس کی تمنا اور خواہش ختم ہو جائےگی تو اللہ تعالی فرمائےگا:

" تجھے یہ بھی اور اتنا اور بھی ملےگا"

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی فرمائےگا: تجھے یہ بھی اور اس سے دس گنا زیادہ دیا جائےگا، تو ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی کہنے لگے:

مجھے تو یاد نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: صرف اتنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

" تجھے یہ بھی اور اس جتنا اور دیا جائےگا"

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: میں نےرسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تجھے یہ بھی اوراس سے دس گنا زیادہ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (806)

لیکن جب مومن دنیا میں واپس آنے کی خواہش اور تمنا کرےگا تو اس کی کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا جائےگا، کیونکہ اللہ تعالی یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی شخص واپس نہیں آسکتا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

جس بستی کو ہم نے ہلاك کردیا ہے اس کے لیے دنیا میں واپس آنا حرام ہے الانبیاء (95).

یعنی جن بستی والوں کو اللہ تعالی نے ہلاک کر دیا ان کے لیے دنیا میں واپس آنا ممنوع اور ناممکن ہے، تا کہ وہ اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کا ازالہ کر سکیں.

دیکھیں: تفسیر السعدی (868).

اور بخاری اور مسلم رحمہما اللہ تعالی نے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا:

" جنت میں جانے والوں میں سے شہید کے علاوہ کوئی اور شخص دنیا میں واپس آنے اور جو کچھ وہاں ہے اسے حاصل کرنے کی خواہش نہیں کرےگا، شہید نے جو عزت و تکریم دیکھی اس کی بنا پر وہ یہ خواہش اور تمنا کرےگا کہ اسے دنیا میں واپس بھیجا جائے تو وہ دس بار اللہ تعالی کےراستےمیں قتل ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2817) صحیح مسلم حدیث نمبر (1877)

لیکن اس کی بات تسلیم نہیں کی جائےگی.

ترمذی اور ابن ماجۃ رحمہما اللہ تعالی نے جابر بن عبداللہ بن حرام رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ جنگ احد والے دن مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور فرمانے لگے:

" اے جابر رضی اللہ تعالی عنہ، میں تجھے یہ نہ بتاؤں کے اللہ تعالی نے تیرے والد کو کیا فرمایا ؟

انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اللہ تعالی نے کبھی بھی کسی سے پردہ ہٹا کر بات چیت نہیں کی، لیکن تیرے والد سے بالکل آمنے سامنے بغیر کسی پردے اور ایلچی کے بات کی اور فرمایا: میرے بندے میرے سامنے تمنا اور خواہش کرو میں تجھے نوازوں گا، تو اس نے کہا: اے میرے رب مجھے زندہ کر میں تیرے راستہ میں دوبارہ لڑائی کرونگا، تو اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: میرا یہ پہلے سے فیصلہ شدہ امر ہے کہ دنیا کی طرف دوبارہ لوٹا نہیں جاسکتا، تو اس نے کہا: اے میرے رب میرے پچھلوں کو یہ بتا دو:

تو اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیت نازل فرمادی:

جو لوگ اللہ تعالی کے راستے میں قتل کر دیے گئے ہیں تم انہیں مردہ نہ سمجھو، بلکہ وہ تو اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جا رہا ہے.جامع ترمذی حدیث نمبر (3010) سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (190). علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجۃ میں اسے صحیح قراردیا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی بہن اور سب مسلمانوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .